نمازکے قعدہ اخیرہ میں ایک سے زیادہ دعائیں پڑھ سکتے ہیں؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: FSD -8772 تاریخ: 14-02-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ قعدہ اخیرہ میں درود کے بعد ایک سے زیادہ دعائیں پڑھ سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قعدہ اخیرہ میں درود پاک کے بعد ایک سے زیادہ دعائیں پڑھ سکتے ہیں، شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں، بلکہ خود نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک سے زیادہ دعائیں پڑھنا ثابت ہے، لیکن جو دعائیں پڑھی جائیں ان میں اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ وہ دعائیں ماثورہ یعنی قرآن و حدیث سے منقول ہوں، نیز اگر کوئی شخص امام ہو، تو اُسے اس بات کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ زیادہ طویل دعائیں نہ کرے خصوصاً جبکہ اس کی وجہ سے مقتدیوں کو تکلیف ہو، کیونکہ حدیث پاک میں بیماروں، کمزوروں اور بوڑھے مقتدیوں کی رعایت کی وجہ سے امام کو نماز میں تخفیف کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

قعدہ اخیرہ میں درود پاک کے بعد ایک سے زیادہ دعائیں پڑھنا احادیث سے ثابت ہے، جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث مبارک میں ہے: ”عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا تشهد أحدكم فليستعذ بالله من أربع يقول: اللهم إني أعوذ بك من عذاب جهنم، ومن عذاب القبر، ومن فتنة المحيا والممات، ومن شر فتنة المسيح الدجال“ ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھ لے، تو چار چیزوں

کے متعلق اللہ سے پناہ طلب کرے۔اے اللہ میں جہنم اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور حیات و موت کے فتنے اور مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(صحیح المسلم، جلد2، صفحہ93، مطبوعہ دار طوق النجاہ)

خود نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک سے زیادہ دعائیں پڑھنا بھی ثابت ہے، جیسا کہ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ " المعجم الاوسط " میں حدیث مبارک نقل فرماتے ہیں:"عن عبد اللہ بن مسعود قال: كان دعاء النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد في الفريضة: اللهم إنا نسألك من الخير كله عاجله وآجله، ما علمنا منه وما لم نعلم، ونعوذ بك من الشر كله عاجله وآجله، ما علمنا منه وما لم نعلم، اللهم إنا نسألك ما سألك منه عبادك الصالحون، ونستعيذ بك مما استعاذ منه عبادك الصالحون، ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار، ربنا إننا آمنا فاغفر لنا ذنوبنا وكفر عنا سيئاتنا وتوفنا مع الأبرار، ربنا وآتنا ما وعدتنا على رسلك ولا تخزنا يوم القيامة إنك لا تخلف الميعاد ويسلم عن يمينه وعن شماله "ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز میں تشہد کے بعد یہ دعائیں مانگتے تھے، اے اللہ ہم تجھ سے دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیوں کا سوال کرتے ہیں، ان میں سے جو ہم جانتے ہیں یا جو نہیں جانتے اور تیری پناہ مانگتے ہیں دنیا اور آخرت کی تمام برائیوں سے، ان میں سے جو ہم جانتے ہیں یا جو نہیں جانتے، اے اللہ ہم تجھ سے وہ مانگتے ہیں جو تیرے نیک بندوں نے مانگا اور اس چیز سے تیری پناہ مانگتے ہیں، جس سے تیرے نیک بندوں نے پناہ مانگی، اے اللہ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا، اے ہمارے رب ہم مؤمن ہیں ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری برائیوں کو مٹا دے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ وفات دے، اے ہمارے رب ہمیں وہ عطا فرما جس کا تو نے اپنے رسولوں سے وعدہ فرمایا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ فرمانا، پھر دائیں اور بائیں جانب سلام پھیر دیتے۔ **(المعجم الاوسط، جلد07، صفحہ305، رقم الحدیث7570، مطبوعہ دار الحرمین، قاھرہ)**

فتاوی عالمگیری میں ہے:"فاذا فرغ من الصلاۃ على النبي صلى الله عليه وسلم يستغفر لنفسه ولابويه وللمؤمنين والمؤمنات كذا في الخلاصة ويدعو لنفسه ولغيره من المؤمنين ولا يخص نفسه بالدعاء وهو سنة ثم يقول ربنا آتنا الى آخره "ترجمہ: پس جب نمازی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھ کے فارغ ہو جائے، تو اپنے لیے، اور اپنے والدین کے لیے اور تمام مؤمنین اور مؤمنات کے لیے

استغفار کرے جیسا کہ "خلاصہ الفتاوی" میں ہے اور اپنے لیے اور اپنے علاوہ دوسرے مؤمنین کے لیے دعا کرے، یہ سنت ہے، پھر ربنا آتنا یہ والی دعا آخر تک پڑھے۔

(فتاوی ھندیہ، جلد01، صفحہ76، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

قعدہ اخیرہ میں درود پاک کے بعد جو دعائیں پڑھی جائیں، وہ دعائیں ماثورہ یعنی قرآن وحدیث سے منقول ہوں جیسا کہ غنیۃ المتملی مع منیۃ المصلی میں ہے: "ویستغفر لنفسه ولوالدیه ولجمیع المؤمنین والمؤمنات ویدعو بالدعوات الماثورة" ترجمہ: اور اپنے لیے اپنے والدین کے لیے اور تمام مؤمنین اور مؤمنات کے لیے استغفار کرے اور ماثورہ دعائیں پڑھے۔

(منیۃ المصلی مع غنیۃ المتملی، جلد2، صفحہ199، مطبوعہ مکتبۃ اسلامیہ)

علامہ علاؤالدین حصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سالِ وفات:1088ھ/1677ء) لکھتے ہیں: "دعا بالادعیة المذکورة فی القرآن والسنة لا بما یشبه کلام الناس" ترجمہ: جو دعائیں قرآن وسنت میں ذکر کی گئی ہیں وہ پڑھے، لوگوں کے کلام کے مشابہ الفاظ سے دعا نہ مانگے۔

(درمختار مع ردالمحتار، جلد2، صفحہ289، مطبوعہ کوئٹہ)

جو شخص امام ہو، تو اُسے اس بات کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ طویل دعاؤں کی وجہ سے مقتدیوں کو تکلیف نہ ہو، جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان منهم الضعیف والسقیم والکبیر واذا صلی احدکم لنفسه فلیطول ما شاء" ترجمہ: جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے، کیونکہ جماعت میں کمزور، بیمار اور بوڑھے (سب ہی) ہوتے ہیں، اور جب اکیلا پڑھے، تو جس قدر جی چاہے، نماز کو طول دے سکتا ہے۔ **(صحیح البخاری، جلد1، صفحہ142، مطبوعہ دار طوق النجاۃ)**

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

03 شعبان المعظم 1445ھ 14 فروری 2024ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے